(احادیث نبویہ) عَلٰی صَاحِبِهَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام

احادیث نمبر 1 تا 10 مع ترجمہ وتشریح

حدیث نمبر 1

اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ	لَآ اِلٰهَ	اِلَّا	اللّٰهُ
سب سے زیادہ فضیلت والا عمل	نہیں کوئی معبود	مگر	اللہ

ترجمہ: سب سے زیادہ فضیلت والا عمل لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور

وَاَفْضَلُ	الدُّعَاءِ	الْاِسْتِغْفَارُ
اور سب سے زیادہ فضیلت والی	دُعا	بخشش طلب کرنا

سب سے زیادہ فضیلت والی دعا استغفار (اللہ تعالیٰ سے گناہوں کی بخشش مانگنا) ہے۔

تشریح: نبی کریم ﷺ کے اس فرمان کے دو حصے ہیں: 1- فضیلت والا عمل 2- فضیلت والی دُعا۔

1- فضیلت والا عمل: پہلے حصے میں لا الہ الا اللہ کو سب سے افضل عمل قرار دیا گیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم تمام باطل معبودوں کی نفی کریں اور صرف ایک اللہ تعالیٰ کو اپنا معبود حقیقی سمجھیں جس کا تقاضا یہ ہے کہ (i) اللہ تعالیٰ کو وحدہ لاشریک لہٗ سمجھا جائے۔ (ii) صرف اسی کی عبادت کی جائے۔ (iii) اسی سے بے پناہ محبت اور عقیدت کا اظہار کیا جائے۔ (iv) وہی ہمارا خالق و مالک ہے۔ (v) اسی نے ہمیں عقل و بصیرت عطا فرمائی۔ (vi) اسی نے ہمیں زندگی اور زندگی سے متعلق تمام نعمتوں سے نوازا ہے۔

(2) فضیلت والی دُعا: دُعا کا عام معنی تو پکارنا ہے لیکن اصطلاح میں اپنی تمام ضروریات کو پورا کرنے، اور مصیبتوں کو دور کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ سے درخواست کرنا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے سب سے بہتر دُعا اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگنے کو قرار دیا کیونکہ انسان سے بعض اوقات انسانی کمزوریوں کے باعث گناہ سرزد ہو جاتے ہے اللہ تعالیٰ کو معبود حقیقی تسلیم کرنے کا تقاضا یہ ہے کہ: (i) اپنے گناہوں پر شرمندگی کا اظہار کیا جائے۔ (ii) گناہوں کی بخشش کی دُعا اللہ تعالیٰ سے کی جائے۔ (iii) گناہوں کی بخشش سے ہی آخرت میں نجات ہوگی۔

اس حدیث کا عملی زندگی سے تعلق: حضور نبی رحمت ﷺ کے اس فرمان کو مدنظر رکھتے ہوئے اگر ہم ان دونوں اعمال پر کاربند ہو جائیں تو (۱) عقیدہ توحید رسالت پر ہمارا یقین پختہ ہو جائے گا۔ (۲) گناہ سرزد ہو جانے پر توبہ واستغفار کی توفیق نصیب ہوگی اور یوں زندگی میں انقلاب برپا ہو جائے گا۔

حدیث نمبر 2

طَلَبُ الْعِلْمِ	فَرِيْضَةٌ	عَلٰی كُلِّ مُسْلِمٍ
علم کا طلب کرنا	فرض ہے	ہر مسلمان پر

ترجمہ: علم طلب کرنا ہر مسلمان (مرد و عورت) پر فرض ہے۔

Geniusnesthub.com

CamScanner

تشریح: اس حدیث کا موضوع علم کی فضیلت ہے۔
اس حدیث میں ہر مسلمان مرد اور عورت پر علم کا حصول فرض قرار دیا گیا ہے کیونکہ:

1۔ فطری تقاضا: حصول علم انسان کا فطری تقاضا ہے کیونکہ اس کے لئے اپنی ذات اور کائنات کے بارے جاننا ضروری ہے تاکہ وہ دنیا میں ترقی کر سکے۔

2۔ مذہبی تقاضا: علم کے بغیر انسان نہ تو اپنے معبودِ حقیقی کو پہچان سکتا ہے اور نہ خیر و شر کی قوتوں کو۔ اللہ تعالیٰ کے احکام اور رسول اللہ ﷺ کے فرامین کو پہچاننے کے لئے علم ضروری ہے۔

3۔ رسول اللہ ﷺ کی دُعا: رسول اللہ ﷺ سے اللہ تعالیٰ نے علم کی دُعا کرنے کے لئے فرمایا۔ "وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا" (القرآن) ترجمہ: آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے دُعا کیجئے کہ اے میرے رب میرے علم میں اضافہ فرما۔

4۔ اخروی نجات: قیامت کے دن حقیقی نجات کا انحصار اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے عائد کردہ فرائض کی ادائیگی پر ہوگا۔ اس لئے ہر نیکی اور گناہ اور ہر اچھائی کا علم ہونا ضروری ہے تاکہ اچھائی کی جائے اور برائی سے بچا جائے۔

5۔ اس حدیث کا عملی زندگی سے تعلق: آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشادِ گرامی کے تحت اگر ہر مسلمان علم حاصل کرنے کی کوشش کرے تو مسلمان ہر میدان میں نمایاں ترقی کریں گے اور مسلمان پوری دنیا میں سربلند ہو جائیں گے اور یوں ہمیں دین و دنیا اور آخرت کی کامیابی نصیب ہو جائے گی۔

حدیث نمبر 3

خَیْرُکُمْ	مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ	وَعَلَّمَہٗ
تم سب میں سے اچھا	جس نے سیکھا قرآن	اور سکھایا اسے

ترجمہ: تم میں سے سب سے زیادہ اچھا وہ ہے جس نے قرآن سیکھا اور اسے (دوسروں کو) سکھایا۔

تشریح: اس حدیث کا موضوع فضیلتِ قرآن ہے۔

1۔ قرآنی علم کی فضیلت: بادشاہ کا کلام تمام کلاموں کا سردار ہوتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ تو تمام بادشاہوں کا بھی خالق و مالک ہے لہٰذا قرآن کریم کو اللہ تعالیٰ کے کلام ہونے کی وجہ سے تمام کلاموں پر فضیلت حاصل ہے۔

2۔ انسانی رہنما: قرآن مجید کا موضوع انسان ہے اور اس میں تمام انسانیت کے لئے رہنمائی و ہدایت کا سامان موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ ھُدًی لِّلنَّاسِ: البقرۃ:185 "قرآن تو تمام انسانوں کے لئے رہنما ہے"۔

3۔ جامع تعلیمات کا حامل: قرآن کی تعلیمات ایسی جامع ہیں کہ یہ انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں مثلاً دنیاوی، اخروی، معاشی، معاشرتی، سیاسی، سائنسی، اخلاقی اور عبادت وغیرہ کے بارے ہماری راہنمائی فرماتی ہیں۔

4۔ قرآن کا عالم: سب سے زیادہ فضیلت قرآن کے عالم و حافظ اور معلّم کی ہے کیونکہ وہ دوسروں کی درست سمت میں رہنمائی کا سامان مہیا کرتا ہے۔ باعمل حافظِ قرآن کی قیامت کے دن شفاعت قبول کی جائے گی اور اس کے والدین کو ایسا نورانی تاج پہنایا جائے گا کہ جس کی روشنی کے مقابلے میں سورج کی روشنی بھی ماند پڑ جائے گی۔

Geniusnesthub.com
CamScanner

اس حدیث کا عملی زندگی سے تعلق: حضورﷺ کے اس فرمان کے پیش قرآن مجید کے سیکھنے اور سکھانے والے دوسروں سے ممتاز ہیں کیونکہ قرآن مجید ہی وہ مقدس کتاب ہے جس میں کائنات کی تمام بھلائیاں اور ہدایت کا سامان ہے جبکہ مسلمانوں کی تمام مشکلات کی اصل وجہ قرآن سے دُوری ہے۔

حدیث نمبر 4

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ	مَرَّةً	فَتَحَ اللّٰہُ	لَهٗ	بَابًا	مِّنَ الْعَافِيَةِ
جس نے درود پڑھا مجھ پر	ایک دفعہ	کھول دیا اللہ نے	اس کیلئے	ایک دروازہ	عافیت کا

ترجمہ: جس نے مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجا اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے عافیت کا ایک دروازہ کھول دیا۔

تشریح: اس حدیث کا موضوع درود شریف کی فضیلت ہے۔

1- اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کا درود شریف پڑھنا: نبی کریم کی ذات پر درود و سلام بھیجنا بہت بڑی فضیلت کا کام ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ جو اس پوری کائنات کا خالق و مالک ہے اور اس کے فرشتے نبی پاکؐ پر درود شریف بھیجتے رہتے ہیں تو وہ ذکر جو اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے کرتے ہیں یقیناً وہ بہت زیادہ فضیلت والا عمل ہوگا۔

2- صلوٰۃ و سلام کا مسلمانوں کو حکم: قرآن مجید میں مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے۔ "یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا" سورۃ الاحزاب آیت 56: ترجمہ اے ایمان والو! تم نبی کریمﷺ کی ذات پر صلوٰۃ بھیجا کرو اور سلام تو بھیجنا تمہارے لئے اور بھی زیادہ ضروری ہے۔

3- محسنِ انسانیت: نبی کریمﷺ نے بنی نوع انسان کو دنیا و آخرت کا سیدھا راستہ دکھایا اور اپنا عملی نمونہ پیش فرمایا۔ ان احسانات کا عملی تقاضا ہے کہ ہم آپﷺ سے محبت کریں اور محبت رسولؐ کے اظہار کا بہترین طریقہ درود شریف پڑھنا ہے۔

4- درود شریف کا ثواب: درود شریف پڑھنے کا ثواب نبی کریمؐ نے خود بیان فرمایا کہ جو کوئی شخص مجھ پر ایک دفعہ درود شریف بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے رحمت و عافیت کا ایک دروازہ کھول دے گا۔

5- اس حدیث کا عملی زندگی سے تعلق: اگر ہم حضور نبی کریمﷺ پر درود و سلام پڑھنا اپنا وظیفہ بنا لیں تو ہمیں ہر وقت اللہ تعالیٰ عافیت عطا فرمائیں گے اور جو شخص خدا کی پناہ میں آ گیا اس کی تمام مشکلات از خود حل ہو جائیں گی۔ درود شریف پڑھنا وہ نیکی ہے جس کی قبولیت اور ثواب یقینی ہے جبکہ کسی اور نیکی کی قبولیت کی فقط امید کی جا سکتی ہے۔ چنانچہ ہمیں کثرت سے درود شریف پڑھنا چاہیے۔

حدیث نمبر 5

لَا یُؤْمِنُ	اَحَدُكُمْ	حَتّٰی	یَكُوْنَ
نہیں ہوگا مومن	تم میں سے کوئی ایک	یہاں تک کہ	ہو جائے

ترجمہ: تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ

Geniusnestrub.com

CamScanner

به	لِمَا جِئْتُ	تَبعاً	هَوَاهُ
ساتھ اس کے	جو لایا میں	تابع	اس کی خواہش

اس کی خواہش اس کے تابع نہ ہوجائے جو میں لایا ہوں۔

تشریح: اس حدیث کا موضوع اطاعت رسولؐ ہے۔

1-اطاعتِ رسول ﷺ: اللہ تعالیٰ کے احکام کی پیروی اس وقت تک نہیں ہوسکتی جب تک نبی کریمؐ کی کامل اطاعت نہ کی جائے اسی لئے نبی پاک کی اطاعت کو ضروری قرار دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ۔ سورۃ النساء:80 ترجمہ: جس نے رسول اللہ کی اطاعت کی حقیقت میں اسی نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی۔

2-برائی سے اجتناب کرنا: نیکی اور بدی دونوں کا شعور انسانی فطرت میں شامل ہے لہذا بُرائی کرنے کے اختیار کے باوجود برائیوں سے بچنا اور نیکی بجالانے میں انسانی فلاح و بہبود ہے اور یہ اسی صورت میں ممکن ہے جب رسول اللہ کی کامل اطاعت ہوگی۔

3-خواہشات کو احکام رسولؐ کے تابع کرنا: بری خواہشات کی پیروی سے قرآن مجید نے منع کیا ہے۔" فَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰی۔ سورۃ النساء:135 ترجمہ: تو اپنی بری خواہشات کی پیروی نہ کر۔ اسی لئے اپنے جذبات، احساسات اور خیالات کو نبی کریمؐ کے احکامات کے تابع کرنا ضروری ہے۔

4-تکمیل ایمان: درج بالا حدیث میں تکمیل ایمان کے لئے ضروری قرار دیا گیا کہ جب تک کوئی شخص اپنی خواہشات کو نبی اکرمؐ کے فرمودات کے تابع نہیں کرتا۔ اس وقت تک اس کا ایمان مکمل نہیں ہوسکتا۔

5-اس حدیث کا عملی زندگی سے تعلق: آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس فرمان کے پیش نظر یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ایمان کی تکمیل اور اخروی کامیابی کا دارومدار اپنے آپ کو اللہ کے رسول مکرم کی ذات اور آپ ﷺ کے لائے ہوئے دین کے تابع کردینے پر منحصر ہے۔ علامہ اقبال نے کہا تھا،

به مصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر بہ او نہ رسیدی تمام بولہبی است

حدیث نمبر 6

لِلّٰہِ	وَاَبْغَضَ	لِلّٰہِ	مَنْ اَحَبَّ
اللہ کیلئے	اور بغض رکھا	اللہ کیلئے	جس نے محبت کی

جس نے اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کی اور اللہ تعالیٰ کیلئے بغض رکھا

فَقَدِ اسْتَکْمَلَ الْاِیْمَانَ	لِلّٰہِ	وَمَنَعَ	لِلّٰہِ	وَاَعْطٰی
تو یقیناً اس نے مکمل کرلیا ایمان	اللہ کیلئے	اور روکا	اللہ کیلئے	اور عطا کیا

اور اللہ تعالیٰ کے لئے عطا کیا اور اللہ تعالیٰ کے لئے روکا تو اس نے ایمان کو مکمل کر لیا۔

Geniusneshub.com

تشریح :اس حدیث مبارک میں تکمیل ایمان کے لئے چار اصول دیئے گئے ہیں۔

1-اللہ تعالیٰ کے لئے ہی محبت کرنا: اللہ تعالیٰ انسان سے بہت محبت کرتا ہے۔اور اس کے لئے دنیا میں بے شمار نعمتیں پیدا فرمادی ہیں۔لہذا انسان کو اللہ تعالیٰ سے ہی محبت کرنی چاہئے اور بندگان خدا سے محبت بھی صرف اللہ تعالیٰ کی خاطر ہونی چاہئے۔

2-صرف اللہ تعالیٰ کے لئے بغض رکھنا: کسی سے عداوت اور ناپسندیدگی کا معیار صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہونی چاہئے۔بندہ مومن صرف ان لوگوں سے بغض رکھتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے نافرمان اور ظالم بندے ہوتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ بھی ان سے ناپسندیدگی کا اظہار فرماتا ہے۔

3-سخاوت صرف اللہ تعالیٰ کی خاطر کرنا: چونکہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنا بہت بڑی نیکی ہے۔لہذا مال خرچ کرتے وقت مقصد صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ہونا چاہئے۔اگر مال خرچ کرتے وقت دل میں ریاکاری آ گئی تو انسان کا یہ عمل ضائع ہو جائے گا۔ان جگہوں پر مال خرچ کریں جہاں خرچ کرنا شریعت نے جائز قرار دیا ہے۔

4-اللہ تعالیٰ کے لئے مال روکنا: اللہ تعالیٰ نے جن موقعوں اور جن اشیاء پر مال و دولت خرچ کرنے سے منع کیا ہے تو صرف اللہ تعالیٰ کی رضا سمجھ کر ان پر خرچ کرنے سے گریز کریں۔

5-اس حدیث کا عملی زندگی سے تعلق: آقائے دو جہاں ﷺ نے اس ارشاد گرامی میں ہمیں ایمان کیلئے جو چار بنیادی اصول عطا فرمائے ہیں اگر ان کو ہم اپنی زندگی کا شعار بنالیں تو ہماری زندگیوں میں انقلاب آ جائے گا اور ہمارا ہر عمل خلوص پر مبنی ہو جائے گا کیونکہ خلوص نیت پر ہی اعمال کا دارومدار ہے۔

حدیث نمبر 7

لَیْسَ	مِنَّا	مَنْ لَّمْ یَرْحَمْ	صَغِیْرَنَا	وَلَمْ یُوَقِّرْ	کَبِیْرَنَا
نہیں ہے	ہم میں سے	جو نہ رحم کرے	ہمارے چھوٹے	اور نہ احترام کرے	ہمارے بڑے

ترجمہ: وہ شخص ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کا احترام نہ کرے۔

تشریح : اس حدیث میں بڑوں اور چھوٹوں کے درمیان تعلق اور سلوک کے بارے میں بیان کیا گیا ہے۔

1-چھوٹوں پر رحم کرنا: زمانہ جاہلیت میں بچوں پر ظلم کیا جاتا تھا۔بچیوں کو زندہ دفن کر دیا جاتا تھا لیکن اسلام نے بچوں اور بچیوں کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا ہے۔نبی پاک نے فرمایا جس گھر میں کسی یتیم بچے کی پرورش کی جارہی ہو تو وہ گھر سب سے اچھا ہے۔آپ نے فرمایا بچے اللہ تعالیٰ کے باغ کے پھول ہیں۔چونکہ سوچ اور فکر کے لحاظ سے بچے ناپختہ ہوتے ہیں۔اور اکثر اوقات ان سے غلطیاں سرزد ہوتی ہیں تو بڑوں کو چاہئے کہ (i) انہیں پیار و محبت کے ذریعے سمجھائیں (ii) انہیں نبی پاکؐ کے عشق و محبت کی تعلیم دیں (iii) نماز پڑھنے اور شریعت اسلامیہ کی پیروی کا حکم دیں (iv) ان کی غلطیوں اور خطاؤں سے درگزر کریں۔

2-بڑوں کا احترام کرنا: اسلام میں بزرگوں کے احترام اور ادب کا حکم دیا گیا ہے۔قرآن مجید میں والدین

Geniusnesthub.com

CamScanner

کے ساتھ حسن سلوک کا حکم کئی بار آیا ہے۔ چھوٹوں کو چاہئے کہ (i) بڑوں کی باتوں کو مانیں۔ (ii) ان کی رائے کو ترجیح دیں بشرطیکہ وہ قرآن وسنت کے خلاف نہ ہو۔ (iii) راستے میں آنے جانے والے بزرگوں کو سلام کریں۔ (iv) بزرگوں کے لئے مجلس میں جگہ بنائیں اور ریل یا بس وغیرہ میں بزرگوں کے لئے جگہ بنائیں۔ عمر رسیدہ شخص کا مقام اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بھی بڑھ جاتا ہے اس لئے ہمیں بھی ان بزرگوں کا ادب واحترام کرنا چاہئے خاص کر والدین، دادا، دادی، نانا، نانی اور اساتذہ کرام کا احترام تو اور بھی زیادہ لازم ہوتا ہے۔

3-اس حدیث کا عملی زندگی سے تعلق: حضور نبی کریم ﷺ کے اس ارشاد گرامی کا ہماری عملی زندگی سے ہمہ وقت اور براہ راست تعلق ہے۔ جس معاشرے میں بچوں سے پیار اور شفقت نہیں اور بڑوں کا ادب واحترام نہیں وہ معاشرہ مہذب نہیں ہوسکتا۔ چنانچہ آپ ﷺ کا یہ ارشاد ہماری معاشرتی زندگی کے استحکام کا ضامن ہے۔

حدیث نمبر 8

اَلرَّاشِي	وَالْمُرْتَشِي	كِلَاهُمَا	فِي النَّارِ
رشوت دینے والا	اور رشوت لینے والا	دونوں	آگ میں

ترجمہ: رشوت دینے والا اور رشوت لینے والا، دونوں آگ (جہنم) میں ہیں۔

تشریح: اس حدیث مبارک میں رشوت کو حرام قرار دیا گیا ہے۔

1-رشوت: کسی صاحب اختیار یا سرکاری ملازم کو مال پیش کرنا تا کہ وہ اس کے حق میں یا اس کے مخالف کے خلاف فیصلہ دے۔ شریعت میں جس کام کا معاوضہ لینا درست نہ ہو اس کا معاوضہ لینا رشوت ہے۔

2-رشوت کے عام ہونے کی وجہ: جب عدل وانصاف ختم ہو جائے اور لوگوں کو ان کے حقوق جائز طریقے سے نہ مل سکیں تو یقیناً رشوت کا بازار گرم ہو جاتا ہے۔

3-اثرات: جب اہل حق کو اپنا حق نہ ملے تو معاشرے سے امن وسکون ختم ہو جاتا ہے۔ ایک دوسرے پر سے اعتماد اٹھ جاتا ہے۔ مظالم بڑھ جاتے ہیں اور فتنے جنم لیتے ہیں۔

4-رشوت کے عمل کا انجام: نبی پاک ؐ نے رشوت دینے والے اور لینے والے دونوں پر لعنت فرمائی۔ اور ایک اور حدیث میں آپ ؐ نے دونوں کو جہنمی قرار دیا ہے۔ گویا دونوں اس گناہ میں برابر کے شریک ہیں۔

5-اس حدیث کا عملی زندگی سے تعلق: آپ ﷺ نے اس جرم کی قباحت کے پیش نظر اس پر عمل پیرا ہونے والوں کو جہنم کی وعید سنائی ہے کیونکہ رشوت لینا اور دینا دونوں ایسے جرائم ہیں جو معاشرے میں دیگر کئی خرابیوں کی جڑ ہیں۔ اسی لیے آپ نے بڑی سختی سے اپنی امت کو اس کے برے انجام سے آگاہ فرمادیا تا کہ مسلمان اس لعنت سے بچ سکیں۔

حدیث نمبر 9

مَنْ نَصَرَ	قَوْمَهُ	عَلٰى	غَيْرِ الْحَقِّ	فَهُوَ	كَالْبَعِيْرِ
جس نے مدد کی	اپنی قوم کی	پر	ناحق	پس وہ ہے	مانند اونٹ

جس نے اپنی قوم کی ناحق مدد کی تو وہ اس اونٹ کی مانند ہے جو کسی کنوئیں میں

اَلَّذِیْ رَدٰی	فَھُوَ	یُنْزَعُ	بِذَنَبِہٖ
جو ہلاک ہو گیا	پس وہ	نکالا جاتا ہے	اس کی دُم سے

گر رہا ہو اور اسے اس کی دُم سے پکڑ کر نکالا جائے (تو وہ خود بھی اس میں جا گرے)

تشریح :اس حدیث میں ناحق قومی حمایت کو ہلاکت قرار دیا گیا ہے۔

1-نیکی میں تعاون: اللہ تعالیٰ نے ہمیں نیکی میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کا حکم دیا:

"تَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی" ترجمہ: نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کا ساتھ دو لہٰذا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے فرامین کی اطاعت میں تعاون کیا جا سکتا ہے اس کے علاوہ نہیں۔

2-گناہ کے کاموں میں عدم تعاون: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے احکام کی خلاف ورزی میں کسی کا بھی ساتھ دینا جائز نہیں۔فرمانِ الٰہی ہے۔"وَلَاتَعَاوَنُوْا عَلَی الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ" ترجمہ: گناہ اور دشمنی کے کاموں میں کسی کا ساتھ نہ دو۔

3-ناحق حمایت کا انجام: اگر کوئی شخص اپنی قوم کی ناحق حمایت اور مدد کرے گا تو وہ خود گناہ گار ہوگا اور اس کی ہلاکت اس طرح یقینی ہے جس طرح کوئی اونٹ کنوئیں میں گر رہا ہو۔اور کوئی شخص اسے اس کی دُم سے پکڑ کر نکالنے کی کوشش کرے گا تو یقیناً وہ اس اونٹ کی ہلاکت کے ساتھ خود بھی ہلاک ہوگا۔

4-اس حدیث کا عملی زندگی سے تعلق: آپ ﷺ کے اس فرمان کا ہماری عملی زندگی سے گہرا تعلق ہے۔ آپ نے ایک مثال دے کر مسلمانوں کو سمجھایا کہ ہر لحاظ حق کی حمایت کرنا ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔چنانچہ ہمیں کسی صورت بھی ناحق اپنے قبیلے، برادری اور دوست احباب کا ساتھ نہیں دینا چاہیے۔

حدیث نمبر 10

اِنَّ اَکْمَلَ	الْمُؤْمِنِیْنَ	اِیْمَانًا	اَحْسَنُھُمْ	خُلُقًا
بے شک کامل ترین	مومنوں میں سے	ایمان کے لحاظ سے	ان میں سے زیادہ اچھا	اخلاقی لحاظ سے

: بیشک مومنوں میں سے ایمان کے لحاظ سے سب سے زیادہ کامل وہ ہے جس کا اخلاق ان سب سے اچھا ہو۔

تشریح :اس حدیث میں حسنِ اخلاق کو تکمیل ایمان کی علامت قرار دیا گیا ہے۔

1-حُسنِ اخلاق: اسلام میں حُسنِ اخلاق کی بہت اہمیت ہے۔اچھی عادات کو ہمیشہ پسند کیا جاتا ہے اور ہر مذہب میں سراہا جاتا ہے۔اسی لئے فرمایا گیا: تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ "اللہ تعالیٰ کے اخلاق کو اپناؤ"

2-بعثت رسول ﷺ کا مقصد: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ حُسْنَ الْاَخْلَاقِ "مجھے حسن اخلاق کی تکمیل کیلئے بھیجا گیا ہے"۔

3-اخلاق نبوی: نبی پاک ﷺ اخلاق حسنہ کے مالک تھے۔اللہ تعالیٰ آپؐ کے عمدہ اخلاق کی یوں تعریف فرماتا ہے: وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ "آپ بے شک اعلیٰ اخلاق کے مالک ہے"

4-فوائد: حُسن اخلاق سے (i) نفرتیں محبتوں میں بدل جاتی ہیں (ii) دوستوں میں اضافہ ہوتا ہے۔

Geniusesthub.com

CamScanner

(iii) بڑے سے بڑا دشمن بھی دوست بن جاتا ہے۔

5- حسن اخلاق کی روح: روزمرہ زندگی میں اللہ تعالیٰ، اس کے رسولؐ اپنے نفس اور مخلوق خدا کے ساتھ رویے اور طرز عمل کو حسن اخلاق کا نام دیا جاتا ہے۔

6- اس حدیث کا عملی زندگی سے تعلق: آقائے کریم ﷺ کے اس ارشادگرامی کی رو سے ہمیں اپنی زندگی میں اچھے اخلاق کو اپنانا چاہیے تاکہ ہم کامل مومن بن سکیں۔ بدلحاظ اور بدکردار شخص کی نہ دنیاوی اعتبار سے کوئی قدرومنزلت ہے اور نہ آخروی کامیابی۔ لہٰذا ہمیں مخلوق خدا کے ساتھ اچھے رویے سے پیش آنا چاہیے۔

معروضی سوالات

درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

● سوال: سب سے افضل عمل اور افضل دعا تحریر کریں؟

○ جواب: سب سے افضل عمل "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" اور سب سے افضل دعا "اَلْاِسْتِغْفَارُ" ہے۔

● سوال: لفظ "اِلٰہ" سے کیا مراد ہے؟ ○ جواب: "اِلٰہ" سے مراد ایسی ذات ہے۔ جس کی عبادت کی جائے، جس سے بے پناہ محبت اور عقیدت ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

● سوال: اللہ تعالیٰ کے بارے میں ہمارا فعل اور قول کیسا ہونا چاہیے؟ ○ جواب: ہم اپنے قول و فعل سے اللہ تعالیٰ کو اپنا "اِلٰہ مانیں" اسی کی عبادت کریں اور اسی سے سب سے زیادہ محبت کریں۔

● سوال: بہترین دعا کیا ہے؟

○ جواب: بہترین دعا اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں اور نافرمانیوں کی معافی مانگنا ہے۔

● سوال: اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں محبوب بننے کیلئے ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ ○ جواب: محبوب الٰہی بننے کیلئے ہمیں چلتے پھرتے، اٹھتے، بیٹھتے دل و جان سے "لاالٰہ الا اللہ" اور "اَستغفِرُ اللّٰہَ" کا ورد کرتے رہنا چاہیے۔

● سوال: فضیلت علم کے بارے ایک حدیث کا ترجمہ لکھیے؟

○ جواب: علم حاصل کرنا ہر مسلمان (مردوعورت) پر فرض ہے۔

● سوال: علم کی اہمیت وضرورت لکھیے؟ ○ جواب: علم سے انسان اپنے مقام اور اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب ﷺ کی طرف سے عائد کردہ فرائض کو جانتا ہے۔

● سوال: تم میں سب سے اچھا کون ہے؟ ○ جواب: جو قرآن سیکھے اور اسے دوسروں کو سکھائے۔

● سوال: قرآن کی تعلیمات کی جامعیت بیان کریں؟

○ جواب: قرآن کی تعلیمات عبادات، عقائد، معاشی، سیاسی، معاشرتی، اخلاقی، سائنسی اور آخرت الغرض انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں کے بارے میں راہنمائی عطا کرتی ہیں۔

● سوال: درود شریف کی فضیلت پر ایک حدیث کا ترجمہ لکھیں؟ ○ جواب: نبی پاک ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کیلئے عافیت کا ایک دروازہ کھول دیا۔

● سوال: درود و سلام کے بارے میں سورۃ الاحزاب کی آیت کا ترجمہ لکھیے؟ ○ جواب: بے شک اللہ تعالیٰ اور اس

Geniusnesthub.com

CamScanner

کے فرشتے نبی ﷺ پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود اور بہت زیادہ سلام بھیجو۔

● سوال: حدیث کی رو سے تکمیل ایمان کے چار اصول لکھیے؟

○ جواب: (۱) اللہ تعالیٰ کیلئے محبت کرنا (۲) اللہ تعالیٰ کیلئے بغض رکھنا (۳) اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے عطا کرنا (۴) اللہ تعالیٰ ہی کیلئے کسی کو دینے سے رکنا۔

● سوال: حدیث میں کس شخص کے بارے فرمایا گیا کہ وہ ہم میں سے نہیں ہے؟

○ جواب: وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کا احترام نہ کرے۔

● سوال: رشوت کی مذمت میں حدیث کا ترجمہ لکھیے؟

○ جواب: رشوت دینے والا اور رشوت لینے والا، دونوں جہنمی ہیں۔

● سوال: رشوت کے عام ہونیکی وجہ لکھیے؟

○ جواب: (۱) عدل وانصاف کا ختم ہوجانا (۲) حقوق کا جائز طریقے سے حاصل نہ ہونا

● سوال: ناحق قومی حمایت کے بارے میں حدیث میں کیا بیان ہوا ہے؟

○ جواب: نبی پاک ﷺ نے فرمایا! جس شخص نے اپنی قوم کی ناجائز معاملے میں مدد اور حمایت کی تو اس کی مثال ایسے ہے جیسے کوئی اونٹ کنویں میں گر رہا ہو اور کوئی شخص اس کی دُم سے پکڑ کر اس کو بچانا چاہے تو یقیناً، اونٹ بھی کنویں میں گر کر ہلاک ہوگا اور اس کی دُم سے پکڑ کر اسے کھینچے والا بھی کنویں میں گر کر ہلاک ہوجائیگا۔

● سوال: حسنِ اخلاق اصل میں کیا ہے؟

○ جواب: حسنِ اخلاق دراصل روزمرہ زندگی میں اللہ تعالیٰ، اس کے رسولؐ، اپنے نفس اور مخلوق خدا کے ساتھ ایک مسلمان کے طرز عمل اور رویے کا نام ہے۔

۞ ہر سوال کے دیئے ہوئے چار ممکنہ جوابات میں سے درست جواب کے گرد دائرہ لگائیے۔

★ افضل عمل اور افضل دعا ہے۔

الف۔ لاالہ الا اللہ　ب۔ الاستغفار　ج۔ الرحمٰن　د۔ لاالہ الا اللہ۔ استغفار

★ اِلٰہٗ کا معنی ہے۔　الف۔ معبود　ب۔ خدا　ج۔ بت　د۔ حکمران

★ استغفار کا معنی ہے۔　الف۔ بخشش　ب۔ بخشش طلب کرنا　ج۔ بخش دینا　د۔ معاف کرنا

★ گناہوں کی بخشش کیلئے پڑھنا چاہیے۔

الف۔ سبحان اللہ　ب۔ لاالہ الا اللہ　ج۔ ماشاء اللہ　د۔ اَستَغفِرُ اللّٰہ

★ علم حاصل کرنا فرض ہے۔

الف۔ ہر مرد پر　ب۔ ہر عورت پر　ج۔ ہر مسلمان پر　د۔ ہر انسان پر

★ ترقی کیلئے ضروری ہے۔

الف۔ علم حاصل کرنا　ب۔ گانا　ج۔ خوبصورتی　د۔ سفر کرنا

★ قرآن کا موضوع ہے۔　الف۔ آخرت　ب۔ دنیا　ج۔ حیوان　د۔ انسان

Geniusnesthub.com

CamScanner

★ قرآنی تعلیمات کا تعلق ہے۔

الف۔نماز سے　ب۔آخرت سے　ج۔جہاد سے　د۔زندگی کے تمام پہلوؤں سے

★ اُخروی نجات کیلئے عمل کرنا ضروری ہے۔

الف۔تورات پر　ب۔زبور پر　ج۔قرآن پر　د۔انجیل پر

★ نبی پاک ﷺ نے کامیابی کا راستہ دکھایا۔

الف۔عرب کو　ب۔عجم کو　ج۔رشتے داروں کو　د۔بنی نوع انسان کو

★ محبتِ رسول ﷺ کے اظہار کیلئے آپ ﷺ پر بھیجا جائے۔

الف۔درود وسلام　ب۔نذرانہ　ج۔سلام　د۔تحفہ

★ اللہ تعالیٰ کے محبوبؐ پر صلوۃ وسلام بھیجنے کا حکم سورۃ میں ہے۔

الف۔انفال　ب۔احزاب　ج۔ممتحنہ　د۔جمعہ

★ اللہ تعالیٰ نبی پاک ﷺ پر ایک مرتبہ درود بھیجنے پر عافیت کا کھول دیتا ہے۔

الف۔ایک دروازہ　ب۔دو دروازے　ج۔دس دروازے　د۔سو دروازے

★ انسان کو فطرتی شعور حاصل ہے۔

الف۔نیکی کا　ب۔نیکی اور بدی کا　ج۔بدی کا　د۔کسی کا بھی نہیں

★ مال خرچ کرنے کا مقصد ہونا چاہیے۔

الف۔ریا کاری　ب۔دنیا　ج۔احسان جتلانا　د۔اللہ تعالیٰ کی رضا

★ اللہ تعالیٰ کی سب سے غالب صفت ہے۔

الف۔عدل کرنا　ب۔رحم کرنا　ج۔درگزر کرنا　د۔گرفت کرنا

★ رشوت دینے اور لینے والا دونوں ہیں۔

الف۔خیر خواہ　ب۔معزز　ج۔جہنمی　د۔جنتی

★ ناحق قومی حمایت کو کنویں میں گرنے والے...... سے تشبیہ دی گئی ہے۔

الف۔بیل　ب۔بھینسا　ج۔ہاتھی　د۔اونٹ

★ حمایت کی بنیاد ہونی چاہیے۔

الف۔قبیلہ　ب۔زبان　ج۔علاقہ　د۔حق

★ انسانی شخصیت کی اصل تصویر پیش کرتا ہے۔

الف۔اس کا اخلاق　ب۔اس کا دوست　ج۔اس کا علم　د۔اس کا نسب

★ نبی پاک ﷺ نے اپنے دشمنوں کو زیر کیا۔

الف۔اسلحہ سے　ب۔مہمان نوازی سے　ج۔حسن خلق سے　د۔مالی امداد سے

Geniusnesthub.com

CS CamScanner